اعتکاف
مؤلف
الحاج ابوحمد موسیٰ بن عبدالجلیل باحجاج العجاج

اعتکاف

مؤلف

الحاج ابو محمد موسیٰ بن عبدالجلیل باحجاج

حال مقیم شارجہ متحدہ عرب امارات ۔ بانی وصدر مرکز الاسلامی خدمۃ الخلق

ممتاز باغ بارکس حیدرآباد الھند

ناشر

الائمۃ الاربعۃ اکیڈیمی

تفصیلات کتاب

نام کتاب : اعتکاف

مؤلف : الحاج أبوحمد موسیٰ بن عبدالجلیل باحجاج

کمپوزنگ : سید حماد علی قادری الہاشمی

طباعت : انوار پرنٹرس فون: 9390045494

ناشر : الائمۃ الاربعۃ اکیڈیمی

قیمت : بلاہدیہ

کتاب

برائے ایصال ثواب

والد مؤلف

عبدالجلیل بن عبداللہ باحجاج

اور

والدہ مؤلف شریفہ ورحمہ بنت سید عثمان بن علی جیلانی۔

اللھم اغفرلھما وارحمھا

عرض ناشر

الحمدللہ والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ الطاہرین
واصحابہ الکاملین ط

زیر نظر کتابچہ "اعتکاف" الائمۃ الاربعۃ اکیڈیمی کی اشاعت کا حصہ بننے جارہا ہے جو کہ اعتکاف اور اسکی اہمیت اور خصوصیت پر مبنی ہے مؤلف نواسہ سیدنا غوث الاعظم مولانا الحاج اُبومحمد موسیٰ بن عبدالجلیل باحجاج بانی وصدر مرکز الاسلامی خدمۃ الخلق اپنی خدمات سنیت وخلق کے حوالہ سے صرف ہند ہی نہیں بیرون ہند میں بھی معروف ہیں یہ انہی کی کاوش وتحقیق ہے۔ کتابچہ میں اعتکاف کے حوالے سے عوام الناس میں جو تشنگی پائی جاتی ہے اسے دور کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے، ہر مسئلہ میں قرآن حکیم اور حدیث مبارکہ کو مقدم رکھا گیا ہے۔ بالخصوص اعتکاف میں بیٹھنے والوں کے لئے ضروری باتیں پڑھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ اللہ رب العزت مؤلف کوصحت وتندرستی کے درازی عمر عطا فرمائے اور اس کاوش کو حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور آپکے آل اطہار واصحاب کرام کے صدقے میں قبولیت عامہ عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خواجہ شاہ محمد شجاع الدین افتخاری حقانی پاشاہ

بانی الائمۃ الاربعہ اکیڈیمی۔ حیدرآباد، الھند

تقریظ

حضرت مولانا **محمد انوار احمد قادری** مدظلہ نائب شیخ التفسیر جامعہ نظامیہ

امت مسلمہ خانوادۂ غوث الاعظم دستگیر رضی اللہ عنہ کی ہمیشہ ہی احسان مند رہے گی۔ دین اسلام کی تبلیغ واشاعت اور ترویج وارتقاء کے سلسلہ میں اس خانوادہ سے وابستہ اصحاب نے جو جلیل القدر خدمات انجام دی ہیں، اس کا زمانہ شاہد ہے۔

میں مبارکباد پیش کرتا ہوں نواسۂ حضور پیرانِ پیر محترم الحاج ابومحمد موسیٰ بن عبدالجلیل باحجاج العجاج کو کہ انہوں نے ایک اہم موضوع پر قلم اٹھایا اور الحمدللہ آسان اور عام فہم پیرایہ میں اعتکاف کے تمام مسائل واحکام کو جمع کردیا۔

اللہ سلسلۂ فیض کو جاری رکھے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

اعتکاف

الحمد لله رب العالمين ، والصلاة والسلام على أشرف المرسلين شفيع المذنبين سيدنا محمد المبعوث رحمة اللعالمين،وعلى آله وأصحابه أجمعين۔

تعریف اللہ تعالیٰ کی جو سارے کائناتوں کا پالنے والا ہے درود اور سلام اُن پر جو تمام پیغمبروں میں اشرف ہیں گناہ گاروں کی شفاعت کرنے والے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کو سارے کائناتوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا اور آپؐ کی آل و اصحاب تمام پر۔

عزیز قاری! اعتکاف ایک ایسی خاص عبادت ہے جسکا ذکر قرآن پاک میں کئی جگہ آیا ہے

سابقہ انبیاء کی یہ شریعت نہیں رہی ہے لیکن انکی امتوں کی یہ عادت تھی کے وہ اپنے بتوں کے پاس اعتکاف کیا کرتے تھے جو بے سود ہونے کے باوجود وہ اپنا وقت ضائع کرتے تھے۔ جیسا کہ سیدنا نوحؑ نے دیکھا کہ ان کی قوم بتوں کے پاس اعتکاف کر رہی ہے پوچھنے پر کہنے لگے۔ جس کا ذکر قرآن پاک میں آیا ہے۔

قرآن پاک میں خصوصیت کے ساتھ امت مسلمہ میں اعتکاف کی فضیلت سے خاص رحمت کا اضافہ کیا گیا ہے کہ اعتکاف اللہ کی عبادات میں سے ایک

خصوصی عبادت ہے جس کی مدت معینہ میں فضول بات چیت کے علاوہ نماز روزہ حج کی طرح دیگر حلال شدہ امور سے بھی منع کیا گیا ہے۔ ورنہ اعتکاف باطل ہوجائے گا۔ جیسے اعتکاف کی مدت معینہ میں اپنی زوجہ سے ہم بستری کرنا وغیرہ۔ اس کا ذکر قرآن مجید کی سورہ بقرہ کی آیت نمبر 186 تا 187 کے دوران احکام صیام میں اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ ''وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِي الْمَسٰجِدِ ۭ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝۱۸۷'' جب تم مساجد میں اعتکاف کی مدت معینہ میں رہو تو اپنی زوجات سے ہم بستری مت کرو یہ اللہ کے حدود یعنی احکام ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اور اپنے اور احکام بھی لوگوں کی اصلاح کے لئے بیان فرماتا ہے اس امید پر کہ لوگ اللہ تعالیٰ کے احکامات سے آگاہ رہیں۔

گو انسان یہ جانتا ہے کہ وہ اپنے رب کو راضی کرنے کیلئے خواہشات نفسانی کو چھوڑ کر دنیا کی رونقوں کو ٹھکرا کر اپنے رب کے در کی چوکھٹ کو تھام لوں تو میرا رب مجھ سے راضی ہوجائے گا۔

اسی لئے یہ ایک خاص طریقہ کی عبادت ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیمؑ کو کعبۃ اللہ بنانے کا حکم دیا تو اس کے ساتھ اُن سے عہد لیا کہ اللہ پاک کے اس گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں کے لئے رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک اور صاف رکھنا ''وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ

وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْعٰکِفِیْنَ وَالرُّکَّعِ السُّجُوْدِ“

قرآن پاک میں اس آیت شریفہ کے نزول سے پہلے ہی سرور کائنات ﷺ غار حرا میں اعتکاف کیا کرتے تھے بلوغ عبادت کا نام اعتکاف ہے اللہ کے رسول ﷺ نے ابتدائی عبادت اعتکاف سے شروع فرمائی یہاں تک کے وحی قرآن کا سلسلہ جاری ہوگیا اور حقیقی عبادت جس رب واحد کی کرنی چاہئے معلوم ہو کہ۔کوئی نہیں ہے رب سوائے اللہ کے جسکو معبود جان کر عبادت کی جائے لا الہ الا اللہ۔

انشاء اللہ تعالیٰ اس مختصر کتاب اعتکاف میں اعتکاف کی اہمیت اور اُس کی خصوصیت کا مطالعہ فرما کر خود بھی استفادہ اٹھائیں اور دوسروں تک بھی پہنچائیں۔

مؤلف باب اعتکاف:

الحاج اَبو محمد موسیٰ بن عبد الجلیل باحجاج

بانی وصدر مرکز الاسلامی خدمۃ الخلق۔ممتاز باغ بارکس حیدرآباد الھند

باب اعتکاف

جب کوئی اطاعۃ اللہ میں اعتکاف کرنے کا ارداہ کریں۔تو لازم ہے کہ جان لیں شریعت میں اعتکاف کرنا کیا ہے۔

اعتکاف کی کیا خصوصیات ہیں اعتکاف ایک مخصوص عبادت ہے مخصوص وقت میں مخصوص جگہ میں مخصوص شرط پر۔

علماء دین کا اجماع ہے کہ اعتکاف واجبات میں نہیں ہے بلکہ قرب الٰہی حاصل کرنے کا سب سے بہترین عمل ہے۔تمام نوافل میں نفل عمل ہے جسکو نبی کریم ﷺ نے کیا اور آپؐ کے بعد صحابہ اکرام اور امہات المؤمنین نے بھی کیا۔

اگر کوئی چاہے کہ اعتکاف کرے تو لازم ہے کہ وہ دخول اعتکاف کی شرطوں کی پابندی دخول اعتکاف کے حقوق اور شرطوں کی ادائیگی پر پابندی کریں۔ایسا نہ ہو کہ اعتکاف کے احکام کی ادائیگی میں بے صبر ہوجائیں اور اعتکاف کی شرطوں سے عاجز ہوجائیں۔

جیسا کہ ایک صحابی نے مسجد میں رمضان میں اعتکاف کیا اور حاجت روائی کے لئے گھر جا کر ساتھ ہی اپنی بیوی سے ہمبستری کر لی۔

اعتکاف مسجد میں رمضان ہو یا غیر رمضان معتکف پر اعتکاف کی حالت میں عورتوں سے مباشرت کرنا حرام ہے چاہے دن میں ہو یا رات میں یہاں تک کہ اعتکاف کی مدت پوری ہوجائے۔

اعتکاف کی اقسام

ا)اعتکاف مسنون ۲)اعتکاف واجب

(ا)اعتکاف مسنون وہ ہے جس سے بندہ اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے اوراجر ثواب کی نیت سے نبی کریم ﷺ کی سنت شریفہ کی اقتداء میں رمضان شریف کے آخری دس دن میں اعتکاف کرتا ہے جس کی فضیلت اور منزلت اور ثواب کی کثرت آپ فضائل اعتکاف میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۲)اعتکاف واجب وہ ہے جو بندہ خود اپنی طرف سے مطلق نذر یعنی منت کرے کے میں اللہ تعالیٰ کے لیے اس اس کام کے ہونے پر اعتکاف کروں گا ۔یا معلق اگر اللہ تعالیٰ میرے عزیز کو شفاء عطاء کرے تو میں اتنے دن کا اعتکاف کرونگا تو لازم ہے کہ وہ نذر کو پوری کرے

جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے۔فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ جس نے بھی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے کی نیت سے نذر کریں وہ پوری کریں اور جس نے بھی معصیت اللہ کی نذر کریں وہ نہ کریں۔

ہر قسم کی نذر جس نے بھی مانی ہو اُسکا ادا کرنا واجب ہے چاہے وہ نماز کی نذر ہو یا روزہ کی ہو یا صدقہ کی یا اعتکاف کی ہو۔

اعتکاف کی مدت نیت کرنے والے پر ہے اعتکاف رمضان میں ہو یا غیر رمضان میں ۔امام شافعیؒ فرماتے ہیں اعتکاف کی مدت کم از کم لمحہ زیادہ کی حد

نہیں جتنا چاہو۔امام مالک اور امام اعظم ابوحنیفہ فرماتے ہیں کم از کم اعتکاف ایک دن اور ایک رات ہے اگر کسی نے منت مانی کہ میں ایک رات اعتکاف کرونگا،تو بھی ایک رات اور دن اعتکاف کرنا لازم ہوا،اور بعض علماء احناف کے نزدیک ایک گھنٹہ کا بھی اعتکاف صحیح ہے۔بخاری شریف میں عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا عمر بن خطابؓ نے نبی کریم ﷺ سے دریافت فرمایا یارسول اللہ میں نے جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ ایک رات کے لئے مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا تو حضور ﷺ نے فرمایا تو پھر اپنی نذر پوری کرلو۔چنانچہ عمرؓ نے رات میں اعتکاف کیا۔امام شافعیؒ امام مالکؒ اور امام اعظم ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں ۔کہ جس نے بھی ایک مہینہ کا اعتکاف کرنے کی نیت کی تو چاہئے کہ وہ قبل غروب شمس سے اعتکاف میں داخل ہو جائے۔اور امام شافعیؒ فرماتے ہیں جس نے بھی ایک دن کا اعتکاف کرنے کی نیت کی تو چاہیے کے قبل فجر اعتکاف میں داخل ہو کر بعد غروب شمس نکل جائیں۔

اعتکاف کی مدت

اعتکاف رمضان میں ہو یا غیر رمضان امام شافعیؒ فرماتے ہیں کم از کم لمحہ زیادہ کی حد نہیں جتنا چاہو۔امام مالک اور امام اعظم ابوحنیفہ فرماتے ہیں کم از کم اعتکاف ایک دن اور ایک رات اگر کسی نے منت مانی کہ میں ایک رات اعتکاف کرونگا تو ایک رات اعتکاف کرنا لازم ہوا اور بعض علماء احناف کے نزدیک ایک

گھنٹہ کا بھی اعتکاف صحیح ہے۔

اعتکاف مسنون جو کہ خاص رمضانی اعتکاف ہے اور جسکی فضیلت بھی خاص ہے اور اصل اسلام میں جس اعتکاف سے اعتکاف کرنا معلوم ہوا وہ اعتکافِ خاص رمضانی اعتکاف ہے۔

جسکو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا اور آپ کے بعد صحابہ اکرام اور ازواج نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی کیا جسکی مدت خاص عشرۂ اخیر کے پورے دس دن ہیں اور دس دن والے اعتکاف کی فضیلت کا اندازہ اور سنت موکدہ ہونے کی دلیل اس سے زیادہ اور کیا ہوسکتی ہے کہ جس سال رحمۃ للعالمین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال اِلی اللہ ہوا اُس سال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیس دن کا اعتکاف فرمایا ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال رمضان میں دس دن کا اعتکاف کرتے تھے لیکن جس سال آپ ؐ کی وفات ہوئی اُس سال آپ نے بیس دن کا اعتکاف کیا ۔ بخاری شریف

ام المومنین سیدہ عائشہ ؓ فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی وفات تک برابر رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے رہے۔ اور آپ کے بعد آپکی ازواج مطہرات اعتکاف کرتی رہیں۔ بخاری شریف

لفظ اعتکاف فی الرمضان مطلق ہے عشرہ اخیرہ کا جس پر دس دن کا اعتکاف ہی ظاہر ہوتا ہے جو مسنون ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو اعتکاف وارد ہوا ہے وہ

رمضانی اعتکاف ہے جس کی مدت عشرۂ اخیر کا ہی اعتکاف ثابت ہے۔

حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان مبارک میں جو اعتکاف فرمایا وہ اعتکاف خاص لیلۃ القدر کے لئے فرمایا اور ابتداء میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لیلۃ القدر کو رمضان مبارک کے تمام مہینے میں تلاش کیا، لیکن جب بھی اعتکاف کیا دس دن کا ہی اعتکاف کیا ، ایک رمضان المبارک سے دس رمضان المبارک تک پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعتکاف کو توڑ دیا۔ اور فرمایا مجھے لیلۃ القدر دیکھائی گئی اور پھر بھلا دی گئی جس کسی کو بھی لیلۃ القدر تلاش کرنی ہے پھر آج دس رمضان المبارک سے میرے ساتھ اعتکاف کرے پھر اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعتکاف کو توڑ دیا اور فرمایا مجھ لیلۃ القدر دیکھائی گئی اور پھر بھلا دی گئی جس کسی کو بھی لیلۃ القدر تلاش کرنی ہے پھر آج بیس رمضان المبارک سے اعتکاف کرو۔

ام المومنین سیدہ عائشہ ؓ فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی وفات تک برابر رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے رہے۔ اور آپ کے بعد آپکی ازواج مطہرات اعتکاف کرتی رہیں ۔ بخاری

نبی کریم علیہ السلام سے جو اعتکاف رمضانی ثابت ہے وہ صرف دس دن ہی کا اعتکاف ثابت ہے

رہا بعض لوگ رمضان کے عشرہ اخیرہ میں کوئی تین دن کوئی دو دن کوئی ایک دن خاص کرے ۲۷ ویں رات کا اعتکاف کرتے ہیں

یہ اعتکاف سنت موکدہ اعتکاف نہیں کہلائے گا ۔ بلکہ معلق اعتکاف کہلائیگا جسکی فضیلت بھی حدیث شریف سے یوں ثابت ہوتی ہے ۔

مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ابو ہریرہؓ سے روایت فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو لیلتہ القدر میں ایمان واحتساب کے ساتھ عبادت کرتا ہے اسکے پچھلے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں بخاری شریف

(احتساب حصول اجر وثواب کہ ارادہ نیت سے)

دوسری روایت ابو ہریرہؓ سے ''مَنْ صَامَ رَمَضَانًا إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ''

فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص رمضان شریف کے روزے ایمان اور احتساب کے ساتھ رکھتا ہے اسکے پچھلے تمام گناہ معاف کردیے جاتے ہیں

پھر اور ایک روایت کہ ابو ہریرہؓ سے ''مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان کے متعلق فرمارہے تھے جو شخص بھی اس میں ایمان اور نیت اجر وثواب کے ساتھ نماز کے لئے کھڑے ہوگا اُسکے پچھلے تمام گناہ معاف ہوجائیں گے ۔ بخاری شریف

اس سے مراد نماز تراویح اور تہجد ہے

مولانا ظہور الباری اعظمی نے تفہیم البخاری پارہ ۸ میں حدیث نمبر ۱۸۷۷ کے حاشیہ میں ابن عباسؓ کی روایت نقل کرکے فرماتے ہیں ابن عباسؓ کی روایت میں ہے کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان میں بیس رکعات پڑھتے تھے اور وتر اُس کے علاوہ ہوتے تھے

ام المومنین سیدہ عائشہؓ کی حدیث اس سے مختلف ہے بہر حال دونوں احادیث پر ائمہ اکرام کا عمل ہے اس پندرویں صدی تک بھی سارا عالم اسلام اور مسلمان دنیا بھر میں اس سنت شریفہ پر کاربند ہیں

حضرت عمر فاروق کے زمانے خلافت میں کاتب وحی اور سب سے اچھے اور بہتر قاری ابی ابن کعبؓ نے بیس رکعات تراویح کی نماز کی امامت کی اور سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کوفہ میں نماز تراویح کی خود ہی امامت کی تھی حضرت عمر فاروقؓ کے اس طرز عمل پر جسے تمام صحابہ نے کسی تامل کے بغیر قبول کرلیا تھا تمام اُمت مسلمہ نے ہر دور میں عمل کیا اس لئے ہم اب اسکی کوئی بحث نہیں اٹھائیں گے کہ یہ حضرت عمرؓ کا اجتہاد تھا یا کوئی اور وجہ تھی جو لوگ صرف آٹھ رکعات تراویح پر اکتفا کرتے ہیں اور سنت پر عمل کا دعوی کرتے ہیں وہ درحقیقت خلاف اجماع عمل اختیار کرتے ہیں اور ساری امت پر بدعت کا الزام لگا کر خود اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں۔

رمضانی اعتکاف کی مدت:

رمضان شریف کے عشرۂ اخیر کا اعتکاف ۲۱ ویں شب نماز مغرب سے

شروع ہوکر شوال مکرم کا چاند طلوع ہونے تک ہے گو کے مہینہ ۳۰ سا ہو یا ۲۹ سا ہو رویت ہلال کے ساتھ ہی رمضان کا مہینہ ختم ہوجائے گا اسی کے ساتھ اعتکاف کا اختتام بھی ہوجائے گا۔ امام مٰلکؒ کے پاس مستحب ہے کہ عید کی رات مسجد میں ہی قیام کر کے مسجد عید گاہ جائیں۔ امام شافعیؒ امام احمدؒ امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں غروب آفتاب کے بعد ہی عشرہ اخیر رمضان شریف کا اعتکاف ختم کر کے مسجد سے باہر نکل جائیں، اس لئے کے غروب آفتاب کے ساتھ ہی عشرہ اخیر ختم ہو جائے گا اور شہر رمضان شریف بھی ختم ہوکر شہر شوال المکرم شروع ہوجاتا ہے، جمہور علماء کا جواز ہے کہ عید کی رات ہی اعتکاف کی اخری مدت ہے واللہ اعلم۔

مکان اعتکاف اعتکاف کی جگہ

اعتکاف مسجد میں ہی کرنا ضروری ہے اور وہ مسجد میں جس میں نماز باجماعت ادا ہوتی ہو۔ اور افضل ہے کہ جامع مسجد میں تاکہ جمعہ کی نماز کے لئے مسجد سے نکلنے کی ضرورت نہ پڑے۔

اعتکاف مسجد کے بغیر صحیح نہیں ہوگا۔ حضرت حذیفہ سے روایت ہے۔ لَا اِعْتِكَافُ اِلّا فِي مَسْجِدِ مسجد کے علاوہ دوسری جگہ اعتکاف صحیح نہ ہوگا کیوں کے عابد کو نماز باجماعت کا انتظار کرنا چاہئے۔ اسی لئے اس مسجد میں اعتکاف کرنا ضروری ہے جہاں ۵ وقت کی نماز باجماعت ادا ہوتی ہے۔

اور عورتوں کی اعتکاف کی جگہ اُن کا گھر ہے جہاں پر وہ نماز ادا کرتی رہتی ہیں کیوں کے روزمرہ کی نماز کا انتظار وہ گھر ہی میں کرتی ہیں اسطرح عورت بھی اگر اعتکاف کرنے کا ارداہ کرے تو وہ اپنے گھر ہی میں ایک جگہ مخصوص کر کے اعتکاف کریں۔ گھر کا کام وغیرہ بھی کر سکتی ہیں کام کے بعد اعتکاف کی جگہ چلی جائیں کسی سے بات وغیرہ نہ کریں اور مہمان داری بھی نہ کریں نہ شوہر سے ہمبستری کریں۔ صرف ضروریات گھر کے کام کے بعد عبادت میں لگی رہیں۔

انشاء اللہ تعالیٰ جو اعتکاف مسجد میں مرد کر رہے ہیں وہ اعتکاف کا اجر عورتوں کو گھر میں کرنے سے حاصل ہوگا؛ اس لئے کے عورتوں پر رمضان شریف ہو یہ غیر رمضان شریف مسجد میں نماز ادا کرنا ضروری نہیں بلکہ گھر پر ادا کرنا فرض اور ضروری ہے۔

مفسدات اعتکاف

اگر کوئی چاہے کہ اعتکاف کریں تو لازم ہے کہ وہ دخول اعتکاف کی شرطوں کی پابندی اور حقوق کی ادئیگی کا پورا خیال رکھیں ایسا نہ ہوجائے کے اعتکاف کے احکام کی ادئیگی میں بے صبر نہ ہوجائیں اور اعتکاف کی شرطوں سے اعجز ہوجائیں۔

۱۔ اعتکاف کی حالت میں غیر ضروری مسجد سے باہر نکلنا۔

۲۔ ضروری حاجت کے لئے گھر جا کر اپنی بیوی سے صحبت کرنا یا بوسہ کرنا۔

اعتکاف مسنونہ ہو کہ اعتکاف واجب ہو مسجد میں سے غیر ضروری باہر

نکلنے سے اعتکاف باطل ہوجاتا ہے۔

مسجد میں دنیا کی غیر ضروری گفتگو کرنا۔

مسجد میں لڑائی کرنا قہقہے لگا کر ہنسنا کھیل کود کرنا وغیرہ

کبیرہ گناہوں سے اعتکاف باطل ہوجاتا ہے۔ کبیرہ گناہ عبادت کی ضد ہے جیسا کہ پیٹ سے ہوا خارج ہونے سے طہارت ٹوٹ جاتی ہے اور نماز نہیں ہوتی اور ہر حرام چیز سے پرہیز کرنا اس لئے کے اعتکاف اعلیٰ منازل کی عبادت ہے۔

معتکف کا ضروریات کے لئے مسجد سے باہر نکلنا

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے نبی کریم ﷺ اعتکاف کی حالت میں مسجد سے باہر نہیں نکلتے سوائے ضروری حاجت کے جیسے حمام وغیرہ کی حاجت کا جانا۔ کیوں کے یہ انسانی حاجت ہے اور اسکی ادائیگی سے اعتکاف باطل نہیں ہوگا۔ معتکف کو چاہئے کے وہ بعد فارغ حاجت فوری مسجد میں لوٹ جائے قدر حاجت کے علاوہ مسجد کے باہر تاخیر کرنا جائز نہیں ہے۔

اگر مسجد میں طہارت وغیرہ کے لئے جگہ نہ ہو تو معتکف اپنے گھر جا کر اپنی حاجت پوری کر کے لوٹ جائیں گھر کا کام وغیرہ نہ کریں اور نہ ہی اپنی بیوی کو گلے لگائیں اور نہ بوسہ دیں، اور نہ جنازہ میں شرکت کرے، اور نہ عیادت کرے۔ اگر راستہ میں مل جائے تو چلتے چلتے خیریت پوچھ لیں۔ اور جس مسجد میں جمعہ کی نماز نہ

ہوتی ہو اور معتکف غیر نماز جمعہ مسجد میں معتکف ہو تو وہ صرف جمعہ کی نماز کے لئے جامع مسجد جا کر فوری اعتکاف والی مسجد میں واپس لوٹ جائیں۔

اعتکاف والی مسجد سے بعد زوال نکلیں کیوں کے خطاب بعد زوال کے شروع ہوتا ہے اور اگر جامع مسجد دور ہو تو ایسے وقت نکلیں کے نماز باجماعت مل جائے۔ اور نماز جمعہ سے پہلے چار رکعات سنت اور دو رکعات تحیات المسجد ادا کرے اور بعد نماز جمعہ چار رکعات ادا کرلیں

اگر جامع مسجد میں ہی اعتکاف کرلیں تو سنت کا زیادہ ثواب حاصل ہوگا، اور اعتکاف سے باہر نکلنے کی ضرورت نہ پڑے گی اور اعتکاف باطل بھی نہ ہوگا امام اعظم ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں اگر معتکف ایک گھنٹہ سے زیادہ مسجد سے باہر رہا تو اعتکاف باطل ہوجائیگا۔

معتکف کا کھانا پینا اور سونا مسجد میں ہی ہونا چاہئے نبی کریم ﷺ مسجد میں ہی طعام اور آرام فرماتے تھے اگر معتکف کو گھر سے کھانا پانی پہچانے والا کوئی نہ ہو تو وہ خود گھر سے جا کر کھانا لاسکتا ہے مگر مسجد میں ہی کھائیں

اعتکاف کی میں کیا مستحب کیا مکرہ ہیں :

اعتکاف میں معتکف کو چاہئے کے وہ اپنا وقت عبادت میں گزریں۔ نوافل کی کثرت کریں تلاوت قرآن پاک سکون واطمینان سے معنے ومفہوم کے ساتھ پڑھیں۔ تسبیح سبحان اللہ تحمید الحمدللہ تحلیل الٰہیت اللہ لاالہ الا اللہ

تکبیر اللہ اکبر استغفر اللہ اوردورود شریف اوردعاء میں وقت گزریں۔

اورتمام عبادات جوقرب الٰہی کا سبب ہوجس سے رب عزوجل رضی ہوجائے۔

تفسیراورحدیث اورفقہی کتابوں کا مطالعہ کریں۔ اپنے نفس کو پاکیزہ رکھیں اللہ تعالیٰ سے رحمت کی امید سے دل کو جوڑے رکھیں۔

ان امور سے دور ہیں۔جس سے جس مقصد سے اللہ عزوجل رضی کرنے اس کے در پر آئے ہیں اورنیکیوں کا ذخیرہ جمع کرنے آئے ہیں وہ فضول اورلغو کام اور بات ہنسی مسخرہ بحث فتنہ وفساد کی جگہ نہ بن جائے جس سے جو فائدہ آپ حاصل کرنے آئے ہیں وہ گناہوں میں بدل جائے۔اللہ عزوجل ہر وہ معتکف جو دنیا کی رونقوں کو چھوڑ کر ذمہ داریوں کو روپیوں کو لذتوں کو چھوڑ کر صرف اور صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ لو لگانے آیا ہے اللہ عزوجل اس سے راضی ہوجائے۔آمین

اعتکاف اعمال کے اجر کا زیادہ سے زیادہ فائدا اٹھانے والا ایک موسم دو موسمی موقع ہے۔ایک رمضان جس میں ایک عمل کرنا دس کے برابر دوسرا اعتکاف کی حالت رب العالمین کی چوکھٹ سے چمٹ کر دس کو پکا اور زیادہ کرنے کا موسم۔

اے معتکف اللہ کا تجھ پر فضل ہوا کے تو اس کے گھر میں اس کے قریب ہوا۔معتکف کو وہ اعمال کرنے کا پورا موقع ہے جو کہ وہ آسانی کے ساتھ کرسکتا ہے۔

احادیث کی روشنی میں اعمال ایک سیر:

مسجد میں داخل ہونے کے وقت تحیۃ المسجد پڑھنا: اَبوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں جائے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں لیں۔ اَبوداوٗد معتکف جب بھی وضوء کریں تو پڑھ لیں۔

مسجد میں بیٹھنے کی فضیلت: اَبی ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فرشتے دعاء کرتے ہیں اس شخص کے لئے جو تم میں بیٹھا رہتا ہے مسجد میں اپنے مصلے میں جہاں وہ نماز پڑھتا ہے جب تک حدث یعنی وضوء ٹوٹ جائے یہ اٹھ کھڑا ہو وہاں سے فرشتے یوں کہتے ہیں اے اللہ بخش دے اسکو اے اللہ رحم کر اس پر۔ اَبوداوٗد

اللہ تعالیٰ کے ڈر سے رونے کی فضیلت: اَبی ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ حشر کے دن اپنے سایہ میں رکھے گا جوتنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور اُس کی آنکھیں بہہ نکلیں۔ بخاری شریف

فضل ذکرودعاء وتقرب اِلی اللہ تعالیٰ: اَبی ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے قریب ہوں۔ جب وہ مجھے یاد کرتا ہے۔ میں اُس

کے ساتھ ہوں اگر مجھ وہ دل میں یاد کرتا ہے۔ میں بھی اُسے اپنے دل میں یاد
کرتا ہوں ۔ اور اگر وہ مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اُسے اچھی
جماعت میں یاد کرتا ہوں ۔ اگر وہ مجھ سے ایک بالشت تقریب حاصل کرتا ہے
تو میں ایک ہاتھ اُس سے قریب ہوتا ہوں ۔ اور جو ایک ہاتھ نزدیک ہو میں
اُس سے دو ہاتھ نزدیک ہوتا ہوں ۔ اور جب وہ میرے پاس چل کر آتا ہے تو
میں دوڑ کر اُسکے پاس جاتا ہوں :

صلوٰۃ الضحیٰ چاشت کی نماز کی فضیلت: اُبی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب صبح ہوتی ہے تو ہر شخص کے سلامتی کے ساتھ
اٹھنے پر ایک صدقہ لازم ہوتا ہے۔ پھر اس کے لئے ہر نماز کا ایک صدقہ ہے۔ اور
ہر روزے کا ایک صدقہ ہے اور ہر حج کا ایک صدقہ ہے اور ہر تسبیح کا ایک صدقہ ہے
ہر تکبیر کا ایک صدقہ ہے اور ہر تمحید کا ایک صدقہ ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ
تمام نیک اعمالوں کو بیان فرمایا۔ اِن سب سے ایک چیز کافی ہے۔ وہ دو رکعتیں
ہیں چاشت کی : اُبودوٗد شریف

{اس حدیث شریف کا مطلب یہ کہ جیسے روزے رکھنے کے بعد زکوٰۃ الفطر
ادا کر کے روزوں کی لغزشوں کو پاک کرتے ہیں۔ اسی طرح دوسرے نیک اعمالوں
کو پاک کرنے کی زکاۃ چاشت کی نماز ہے۔}

نُعیم بن ھمّار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے تھے ۔ اللہ عزوجل جلالہ فرماتا ہے۔ اے آدم کے بیٹے مت
قضاء کر چار رکعات دن کے شروع کی تجھکو کافی ہوگی دن ختم تک ۔ اُبودوٗد شریف
{یعنی سارا دن میں تیرا محافظ ہونگا۔ اور یہ شروع دن یعنی اشراق کے وقت
چار رکعات ہے}

صلوٰۃ التسبیح: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے کہا اے میرے
پیارے چچا کیا میں آپکو نہ عنایت کروں کیا میں آپکو بھلائی نہ پہنچاؤں کیا میں
آپکو نہ سکھاؤں دس باتیں جسکو آپ کریں تو اللہ تعالیٰ آپکے گناہ بخش دے۔
آپکے آگلے ارپچھلے پرانے اور نئے بھولے چوکے اور جانے بوجھے چھوٹے اور
بڑے چھپے اور کھلے دس باتیں ہیں ۔ چار رکعات پڑھے ہر رکعات میں سورہ
فاتحہ اور ایک سورہ پڑھے جب قرأت سے فارغ ہر کر پہلی رکعت میں یعنی فاتحہ
اور سورہ کے بعد کھڑے کھڑے کہو **سبحان اللہ والحمد للہ و لاالہ
الا اللہ واللہ اکبر** پندرہ بار پھر رکوع میں دس بار کہو پھر رکوع سر اٹھا کر دس
بار کہو پھر سجدہ میں جا کر دس بار کہو پھر سجدہ سے سر اٹھا کر دس بار کہو پھر سجدہ میں
جا کر دس بار کہو پھر سجدے سے سر اٹھا کر دس بار کہو۔ تو ہر رکعات میں 75 بار ہوا
۔ چار رکعتوں میں ایسا ہی کرو۔ اگر تم سے ہو سکے تو ہر روز ایک بار یہ نماز پڑھا
کرو۔ یہ نہ ہو سکے تو ہر جمعہ میں ایک بار پڑھا کرو اگر یہ نہ ہو سکے تو ہر مہینے میں

ایک بار پڑھا کرو اگر یہ نہ ہو سکے تو ہر سال میں ایک بار پڑھا کرو یہ نہ ہو سکے تو عمر میں ایک بار پڑھو:

أبوداؤد ابن ماجہ ابن خزایمہ حاکم بیہقی بخاری وغیرھم۔

ھذا واللہ ولی التوفیق

اللھم اغفرلنا ولوالدینا ولجمیع المؤمنین والمؤمنات المسلمین والمسلمات۔

اللھم اغفرله ولوالدین المؤلف ھذه الکتاب

الحاج أبو حمد موسیٰ باحجاج العجاج

بانی وصدر مرکز الاسلامی خدمة الخلق

ممتاز باغ بارکس حیدر أباد الھند